Al-Azhār

Volume 8, Issue 1 (Jan-June, 2022)

ISSN (Print): 2519-6707

Issue: http://www.al-azhaar.org/index.php/alazhar/issue/view/18

URL: http://www.al-azhaar.org/index.php/alazhar/article/view/386

Article DOI: https://doi.org/10.46896/alazhr.v8i01.386

Title An Analytical Study of the Article “Muhammad” in the Encyclopedia of the Quran Published by Brill

Author (s): Abdul Majid and Ehtisham Masood

Received on: 26 June, 2021
Accepted on: 27 May, 2022
Published on: 25 June, 2022

Citation: Abdul Majid and Ehtisham Masood, “Construction: An Analytical Study of the Article “Muhammad” in the Encyclopedia of the Quran Published by Brill,” Al-Azhār: 8 no, 1 (2022): 300-322

Publisher: The University of Agriculture Peshawar

Click here for more

Brill کے مطبوعہ انسائیکلوپیڈیا آف دی قرآن کے مقالہ "محمد ﷺ" کا تجزیاتی مطالعہ

An Analytical Study of the Article "Muhammad" in the Encyclopedia of the Quran Published by Brill

* عبدالماجد

** احتشام مسعود

Abstract

The encyclopedia of the Quran published by Brill,Brill, has been globally promoted. An orientalist, "Uri Robbin" has contributed to it by sharing a number of articles. One of those is about the Prophet of Islam. The views of Robbin presented in the above mentioned article have been taken into consideration and have been analyzed in the light of Muslim thoughts. The study shows that the orientalist has a lack of knowledge of not only the Quranic concept of the Prophethood of Muhammad (PBUH), but also the major and basic books regarding the attributes of the Prophet of Islam (PBUH). The discussion about the names of prophet, the Makki era of Prophethood, the universality of the message of Islam and the miracles of the prophet of Islam indicate this. On several occasions, he has been found copying the ideas of previous orientalists, especially those ideas that have been responded to by Muslim scholars. It is inevitable for every researcher to be unbiased while presenting any academic master piece. Unfortunately, it has not been fulfilled by the author of "Muhammad,", which is included in the Encyclopedia of Islam.

Key Words: Islam, Orientalism, Prophet, Muhammad, Encyclopedia, Quran, Uri Robbin

---

*پی ایچ ڈی سکالر، شعبہ اسلامک سٹڈیز، الحمد اسلامک یونیورسٹی اسلام آباد کیمپس

**پی ایچ ڈی سکالر، شعبہ سیرت النبی ﷺ و تاریخ اسلام، انٹرنیشنل اسلامک یونیورسٹی اسلام آباد

تعارف

انسائیکلوپیڈیا آف دی قرآن کو دنیا کے معروف ناشر Brill نے شائع کیا ہے اور اس کی چھ جلدیں ہیں۔ آخری جلد اس انسائیکلو پیڈیا کے اشاریہ پر مشتمل ہے۔اس مقالہ میں مذکورانسائیکلو پیڈیا کے مقالہ "Muhammad" کا تنقیدہ مطالعہ پیش کیا گیا ہے۔ مذکورہ مقالہ اسرائیل کی تل ابیب یونیورسٹی کے شعبہ عربی و علومِ اسلامیہ کے پروفیسر Uri Rubin نے لکھا ہے۔انسائیکلوپیڈیا آف دی قرآن کے علاوہ Uri Rubin نے انسائیکلوپیڈیا آف اسلام میں بھی اشتراک کیا ہے اور اس کی توجہ کا مرکز قرآن اور علوم قرآن ہے۔انسائیکلوپیڈیا آف دی قرآن کی مشاورتی ٹیم میں بھی Uri Rubin کو شامل کیا گیا تھا1۔ انسائیکلوپیڈیا آف دی قرآن میں اس کے متعدد مقالات شامل ہیں جن کے عناوین بالترتیب Carvan2، Children of Isreal3، Hafsa4، Hanif5، Ilaf6، Israel7، Jews and Judaism8، Oft-Repeated9، Prophets and Prophethood10، Quraysh11، Races12، Remnant13 ، Sacred Precincts14، Vehicles15 ہیں۔

سیرت النبی ﷺ پر انسائیکلو پیڈیا آف دی قرآان کے مقالہ کے علاوہ یوری روبن کی دو مندرجہ ذیل مستقل تصانیف بھی شائع ہو چکی ہیں:

The Eye of the Beholder: The Life of Muhammad as Viewed by the Early Muslims (A Textual Analysis)16

Muhammad the Prophet and Arabia17

ہماری معلومات کے مطابق یوری رابن کے پیش کردہ مقالہ کا تاحال مسلمان دنیا میں علمی محاکمہ نہیں کیا گیا ہے۔ اس لیے یہ اپنی نوعیت کی پہلی کاوش ہے۔

اسماء النبی ﷺ کی بحث

یوری روبن نے دعویٰ کیا ہے کہ قرآن مجید میں پیغمبر اسلام ﷺ کا نام لے کر ان کو کسی ایک مقام پر بھی مخاطب نہیں کیا گیا ہے بلکہ آپ ﷺ کو خطاب کرتے ہوئے متعدد القابات ذکر کیے ہیں۔ ان میں رسول 18، نبی 19، عبد 20، بشیر، نذیر 21، شاہد 22، مذکر 23 مبشر، سراج منیر 24، مدثر 25 اور مزمل 26 وغیرہ شامل ہیں 27۔

رابن نے قرآن مجید میں مذکور اسماء النبی ﷺ کا مکمل احاطہ نہیں کیا ہے ۔آپ ﷺ کے متعدد نام قرآن مجید میں مذکور ہیں جن کو رابن نے چھوڑ دیا ہے۔ان میں سے الداعی 28، المذکر 29، رحمہ للعالمین 30، خاتم النبیین 31، الھادی 32، معصوم 33، الامی 34، النور 35 وغیرہ قابل ذکر ہیں۔

یوری رابن کا کہنا کہ نبی اکرم ﷺ کا نام "محمد" قرآن مجید کے کسی خطاب میں شامل نہیں ہے، درست نہیں ہے کیونکہ قرآن مجید میں آپ ﷺ کا نام محمد 36 اور احمد 37 دونوں مذکور ہیں۔اس سے معلوم ہوتا ہے کہ رابن کا اسماء النبی ﷺ سے متعلق مطالعہ نا مکمل ہے۔

پیغمبر اسلام ﷺ پر نازل ہونے والی وحی کی بحث

مستشرقین میں سے شاید ہی کوئی ایسا ہو جس نے نبی ﷺ سے متعلق اپنی آراء اور افکار کے اظہار میں وحی کو موضوع بحث نہ بنایا ہو۔یوری رابن نے اس ضمن میں وحی کو دو اقسام میں تقسیم کیا ہے۔

ایک وہ جو مسلمانوں کی تربیت کے لیے ہے۔

دوسری وہ جو سابقہ امم کے حالات اور واقعات پر مبنی ہے۔

مسلمانوں کی تربیت کے لیے جو وحی نازل ہوتی تھی اس کو کتاب کہا گیا ہے جب کہ امم سابقہ کی خبروں سے متعلق نازل ہونے والی وحی کو "نبا" اور "ذکر" کہا جاتا ہے۔اس کے بعد رابن نے دعویٰ کیا ہے کہ "نبا" کا مشرب و منبع بائبل ہے:

> This term usually signifies stories about past generations (q.v.), mainly of biblical origin38

رابن یہودی مستشرق ہے اس لیے اس کے مطابق بائبل سے مراد عبرانی بائبل یعنی تورات ہے۔اس دعویٰ میں یوری رابن تنہا نہیں ہے بلکہ مستشرقین کی ایک کثیر تعداد اس دعوے پر کھڑی ہے کہ مسلمانوں کے ہاں جس ذریعہ علم کو وحی قرار دیا جاتا ہے وہ اصل میں بائبل سے ماخوذ مواد کی قدرے ترمیم شدہ صورت ہے۔ان میں سے ولیم کلیر ٹسڈال (William Clair Tisdal) کی کتاب "The sources of Islam" اور ٹسڈال کی ہی دوسری کتاب "The Original Sources of The Quran" حلقہ استشراق میں ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتی ہے۔ جوہن ایڈورڈ وانس برگ (John Edward Wansbrough) کی کتاب " Quranic Sources" بھی اس ضمن میں معروف ہے۔ان کے علاوہ ابراہام گائیگا، فیلپ ہٹی، ہاملٹن گِب وغیرہ نے بھی یہی مؤقف پیش کیا ہے۔

مسلمان علماء نے اس استشراقی دعوے کو علمی بنیادوں پر رد کیا ہے 39۔ مسلمان علماء کی ان تصریحات کے مطابق مستشرقین سے پوچھا جانا چاہیے کہ کیا بائبل کے پیروکار انہی عقائد پر ایمان رکھتے تھے جن کی تعلیم قرآن مجید نے دی ہے؟40 اگر قرآن مجید میں سابقہ کتب میں سے کسی کتاب کے مواد سے موافق کوئی بات ہو تو اس کا یہ مطلب ہر گز نہیں کہ قرآن مجید سابقہ کتب میں سے کسی کا چربہ ہے بلکہ اس کا صاف مطلب یہ ہے کہ سابقہ الہامی کتب اور قرآن مجید کا منبع اور مشرب ایک ہی ہے 41۔ یہی وجہ ہے کہ خود قرآن مجید نے بارہا اعلان فرمایا ہے کہ پیغمبر اسلام کوئی نیا دین لے کر نہیں آئے بلکہ وہ سابقہ ادیان والہامی مذاہب کی کا ہی امتداد ہیں 42۔ لہذا:

"ان کتب کو قرآن مجید اپنے وقت کی سچی کتابیں قرار دیتا ہے اور ان سب کا منبع ایک ہی قرار دیتا ہے اور ان بنیادوں پر ان کے ساتھ تعلق کا اعلان کرتا ہے تو پھر مستشرقین کا قرآن اور پہلی کتب میں تعلق ثابت کرنے کے لیے اقدارِ مشترک تلاش کرنا محض تحصیلِ حاصل ہی ہے 43"۔

نیز نبی اکرم ﷺ کی بعثت مکہ میں ہوئی تھی جب کہ یہود کے ساتھ آپ ﷺ کا عملی تعامل مدینہ میں جا کر ہوا تھا۔ اس وقت نبوت کو تیرہ برس گزر چکے تھے اور اس دوران قرآن مجید کا ایک تہائی حصہ نازل ہو چکا تھا۔ اس پر مستزاد یہ کہ نبی اکرم ﷺ کے عہد میں تورات کا کوئی بھی نسخہ عربی زبان میں ترجمہ نہیں ہوا تھا۔ تورات کا عربی زبان میں قدیم ترین ترجمہ شدہ نسخہ 867ء یا 897ء کے زمانے کا ہے، یعنی پیغمبر اسلام ﷺ کو اس وقت دنیا سے رخصت ہوئے تقریبا اڑھائی سو برس گزر چکے تھے 44۔

نبوی مہم کی نوعیت

نبی اکرم ﷺ کے بارے میں مسلمانوں کا یہ عقیدہ ہے کہ آپ ﷺ دنیا میں انسانوں کو قرآن مجید کی تعلیم دینے، ان کے اعمال کی اصلاح کرنے، مشرکانہ اور کافرانہ روایات کو توڑنے، انسانی معاشرے میں مساوات اور عدل و انصاف کو قائم کرنے، مظلوم اور پسے ہوئے طبقے کو آزاد اور خود مختار بنانے کے لیے تشریف لائے تھے۔ آپ محض ایک مبلغ یا داعی نہیں تھے بلکہ آپ کا مقام و مرتبہ ایک مربی اور رہنما کا تھا۔ ڈاکٹر اسرار احمد کے بقول:

"مربی اور مزکی کا اپنا ایک دائرہ ہوتا ہے' جو ان کے پاس چل کر آئیں' ان کی خانقاہ میں طالب بن کر آئیں تو ان کا کچھ تزکیہ کر دیں گے' کچھ اصلاح ہو جائے گی۔ لیکن یہ منظر چشم

فلک نے ایک ہی بار دیکھا ہے کہ ایک فردِ واحد فکر دے رہا ہے، وہی دعوت دے رہا ہے اور اس مرحلے پر بظاہر کیسی کیسی ناکامیاں سامنے آتی ہیں45"۔

یوری روبن نے آپ ﷺ کی شخصیت کے اس جامع پہلو سے اپنے قارئین کی توجہ کو ہٹانے کے لیے جس نقطہ پر زور دیا ہے وہ یہ ہے کہ آپ ﷺ محض ایک تبلیغی مزاج کے انسان تھے اور لوگوں کو اخروی زندگی میں گناہوں کی پاداش میں ملنے والی سزا سے ڈرانے کے لیے تشریف لائے تھے:

> The mission of the Qurānic Prophet has a dominant apocalyptic aspect, as his role is to warn the unbelievers of their eschatological punishment46

یہاں آپ ﷺ کی شخصیت کی جامعیت پر پردہ ڈالنے کی کوشش کی گئی ہے حالانکہ آپ ﷺ نے اپنی زندگی کا ہر کردار اس کاملیت اور جامعیت کے ساتھ نبھایا ہے جس کی نظیر انسانی دنیا میں کسی دوسری شخصیت میں نہیں ملتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ مائیکل ایچ ہارٹ نے جب دنیا کی ایک سو متاثر کن شخصیات کی فہرست تیار کی تو اس میں آپ ﷺ کو پہلے درجے پر رکھا اور اس کی وجہ یہی بتائی کہ آپ ﷺ کی شخصیت میں صرف ایک مبلغ ہی نہیں بلکہ ایک کامیاب ترین دنیا دار انسان بھی موجود تھا:

> He is the only person supremely successful in both the religious and secular field47 .

اسی لیے قرآن مجید نے نبی اکرم ﷺ کی زندگی کو مسلمانوں کے لیے جملہ امور میں اسوہ حسنہ قرار دیا ہے۔ نیز مسلمان سیرت نگاروں نے آپ ﷺ کی سنت و سیرت پر قلم اٹھاتے ہوئے یہ ثابت کر رکھا ہے کہ آپ ﷺ محض ایک مبلغ یا داعی نہیں تھے بلکہ ایک حقیقی مربی اور کامل کردار کی بے نظیر مثال تھے۔ اس ضمن میں ڈاکٹر خالد علوی کی کتاب "انسان کامل48" اور سید سلیمان ندوی کی کتاب "خطبات مدراس49" انتہائی اہم ہیں۔

یوری رابن نے دو میں سے ایک پہلو کی غمازی کی ہے۔

اول یہ کہ اس کا مطالعہ اور فہم سیرت نامکمل ہے اور وہ نبی اکرم ﷺ کی شخصیت کو سمجھ ہی نہیں سکا ہے۔

دوم یہ کہ اس نے آپ ﷺ کی سیرت و کردار کو سمجھنے کے باوجود علمی و فکری خیانت کا ارتکاب کرتے ہوئے عمدا و قصدا اس پہلو کو چھپانے کی کوشش کی ہے۔

نبی اکرم ﷺ کو ایک عام مبلغ یا مصلح کی حیثیت سے پیش کرنا مستشرقین کے ہاں معروف ہے۔ ان کی پوری کوشش ہے کہ آپ ﷺ کو ایک نبی کے طور پر کسی صورت قبول نہ کیا جائے۔ یہی مزاج اور منہج یوری رابن کے ہاں موجود ہے ۔حالانکہ مسلمانوں کا ایمان اور عقیدہ ہے کہ آپ ﷺ کو سب سے پہلے ایک پیغمبر تسلیم کرنا اسلام میں داخل ہونے کے لیے ناگزیر ہے۔ڈاکٹر محمد سعید رمضان البوطی لکھتے ہیں کہ:

"آپ ﷺ نے اپنے آپ کو دنیا کے سامنے اس حیثیت سے پیش کیا کہ آپ ﷺ نبی ہیں جسے اللہ تعالیٰ نے تمام انسانوں کی طرف بھیجا ہے تا کہ ان کے سامنے اس حقیقت کا اثبات
کریں جس کے ساتھ گزشتہ انبیاء مبعوث ہوئے50۔

نبوتِ محمدی ﷺ کی عالمگیریت کا انکار

یوری رابن کے مطابق پیغمبر اسلام ﷺ اور ابراہیم علیہ السلام کے درمیان قرآن مجید نے ایک ربط قائم کرنے کے لیے ابراہیم اور اسماعیل علیہما السلام کا ایک واقعہ بیان کیا ہے جس کے مطابق حضرت ابراہیم علیہ السلام اور اسماعیل علیہ السلام نے کعبہ کی بنیادوں کی تعمیر کے دوران اپنی نسل میں سے اہل عرب کے لیے ایک پیغمبر کی بعثت کی دعا کی تھی۔اس دعا میں "ربنا وابعث فیھم" کے الفاظ ہیں۔اگر ان سے مراد نبی ﷺ کی شخصیت لی جائے تو لا محالہ یہ تسلیم کرنا پڑے گا کہ آپ ﷺ ایک مقامی اور علاقائی پیغمبر تھے اور آپ ﷺ کی نبوت و رسالت میں عالمگیریت نہیں تھی۔

> The particularistic trend of the passages which create a direct connection between Abraham and the Prophet again seems to confine the scope of the message of the Prophet to the Arabian sphere, because Abraham himself, when linked to the Prophet, features in a clearly local context. This is the case, where Abraham and Ishmael "raise up" the foundations of the house and then Abraham prays to God to send from among his descendants a prophet who will teach them the book and the wisdom51.

یہاں یوری رابن نے اپنے اسی مقالہ میں پیش کردہ ایک مکمل مبحث کے ساتھ تضاد کا مظاہرہ کیا ہے۔اس سے قبل موصوف نے Scope of the mission کے عنوان سے ایک سرخی قائم کر کے قرآنی آیات کے حوالوں کے ساتھ یہ تسلیم کیا ہے کہ آپ ﷺ کو قرآن مجید نے عالم گیر نبی قرار دیا ہے52۔ایک جگہ قرآن

مجید کی رو سے نبی اکرم ﷺ کو عالم گیر پیغمبر تسلیم کرنا اور اسی مقالہ میں آپ ﷺ کو قرآن مجید کی رو سے علاقائی نبی ثابت کرنے کی کوشش کرنا چہ معنیٰ دارد؟

امام ابن تیمیہ کی کتاب "الجواب الصحیح لمن بدل دین المسیح" میں ایک مکمل باب اسی عنوان پر قائم کیا گیا ہے جس کے مطابق نبی اکرم ﷺ تمام زمان و مکان کے رسول ہیں۔ آپ کی نبوت و رسالت میں علاقائیت نہیں بلکہ عالم گیریت کا وصف موجود ہے۔

عصمتِ نبوت کا مسئلہ

یوری رابن کی جانب سے یہ دعویٰ کیا گیا ہے کہ قرآن مجید کی رو سے نبی اکرم ﷺ سے گناہ کا ارتکاب ممکن ہے۔ اسی لیے اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو اپنے گناہوں کی معافی مانگنے کا حکم دے رکھا ہے اور وعدہ کیا ہے کہ 7

استغفار کے بدلے میں اللہ تعالیٰ آپ ﷺ کے گناہ معاف کر دے گا:

> Prophet is instructed to ask for God's pardon and is in fact granted complete forgiveness for all sins53

یہ دعویٰ کرنے میں یوری رابن تنہا نہیں ہے بلکہ متعدد غیر مسلموں نے جانب سے اس پر مستقل تصنیفات پیش کی گئی ہیں۔ برصغیر میں جیمس منرو کی "عدم معصومیتِ محمد (ﷺ)54"، پادری جی ایل ٹھاکر داس کی "رسالہ ذنوب محمدیہ (ﷺ) " اور جی ایل ٹھاکر داس کی دوسری کتاب "سیرت مسیح والمحمد (ﷺ) 55" کو برصغیر کے غیر مسلم طبقوں میں اچھی خاصی پذیرائی حاصل ہوئی ہے۔

اس اعتراض کے ضمن میں مسلم جوابی بیانیہ یہ ہے کہ قرآن مجید میں تین مقامات پر نبی اکرم ﷺ سے خطاب کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے کلمہ ذنب استعمال فرمایا ہے56۔ انصاف یہ ہے کہ قرآن مجید مسلمانوں کی الہامی کتاب ہے اس لیے اس کے مفاہیم کی تعیین مسلمان علماء کی تفاسیر کی رو سے کرنی چاہیے۔ مسلمان مفسرین نے بالاجماع یہ عقیدہ پیش کیا ہے کہ قرآن مجید آپ ﷺ کی عصمت و معصومیت کا درس دیتا ہے۔ گناہ اللہ تعالیٰ کی وہ نافرمانی ہے جو دیدہ و دانستہ کیا جائے 57۔ قرآن مجید میں گناہ کے مفہوم میں جو الفاظ استعمال ہوئے ہیں ان میں جرم، اثم، حنث اور ذنب شامل ہیں۔ مولانا سید سلیمان ندوی 58، امام قرطبی 59، امام شوکانی 60 فرماتے ہیں کہ انبیاء کے استغفار کے ضمن میں ہمیشہ لفظ ذنب استعمال ہوا ہے اور اس کے مفہوم میں بھول چوک، غفلت اور عصیان وغیرہ سبھی شامل ہیں۔ انبیاء کے ضمن میں جب یہ لفظ استعمال ہوتا ہے تب اس کے مفہوم میں انسانی فروگزاشت اور بھول چوک ہوتی ہے۔

میر ابراہیم سیالکوٹی رحمہ اللہ نے عصمتِ انبیاء سے متعلق ایک علمی رسالہ بعنوان "عصمتِ نبوت" پیش کیاہے جس کے آخر میں انھوں نے بحث کو سمیٹتے ہوئے لکھاہے کہ جس خلافِ شرع کام کو ارادتاً کیا جائے اس کو گناہ کہاجاتاہے۔وہ عمل گناہ نہیں ہے جس میں اجتہادی خطا، سہو ونسیان، تقدیم وتاخیر اور ترکِ اولیٰ وغیرہ ہو61۔

جن آیات میں نبی ﷺ کو استغفار کا حکم دیا گیا ہے، مسلمان علماء نے ان کی تشریح میں لکھاہے کہ ان آیات میں مغفرت طلب کرنے کا حکم دیاگیاہے جس کی دو صورتیں ہوسکتی ہیں۔پہلی صورت فعل قبیح سے گریز کرنے کی توفیق طلب کرنااور دوسری صورت اپنے پیروکاروں کی خطاؤں کی معافی طلب کرناہے62۔

قرآن مجید کی متعدد آیات نبی اکرم ﷺ کی معصومیت پر دلالت کرتی ہیں63 جن سے یوری رابن نے صرفِ نظر کیاہے۔نیز اگر نبی اکرم ﷺ معصوم عن الخطا نہ ہوتے تو قرآن مجید ان کو مسلمانوں کے لیے زندگی کے جملہ امور میں اسوہ حسنہ64نہ قرار دیتا۔یہی وجہ ہے کہ علامہ آلوسی لکھتے ہیں کہ وحی کے امور، تبلیغ اور اعتقاد سے

متعلقہ پہلوؤں میں نبی اکرم ﷺ بالاجماع شیطان کے شر سے محفوظ ہیں65۔

یوری رابن چونکہ یہودی مستشرق ہے اس لیے یہاں اس کے مذہبی عقائد کی رو سے دو نکات قابلِ لحاظ ہیں:

پہلا یہ ہے کہ چونکہ یہودیوں کے ہاں انبیاء سے گناہوں کا ارتکاب ممکن ہے نیز عہد نامہ عتیق میں متعدد انبیاء کے ساتھ گناہوں کو منسوب کیا گیاہے66۔عہد نامہ عتیق کے علاوہ تالمود بھی انبیاء کی توہین اور ان سے گناہ کو منسوب کرنے کے متعدد حوالوں پر مشتمل ہے67۔جبکہ اسلام میں انبیاءِ بنی اسرائیل کو بھی معصوم عن الخطا قرار دیا گیاہے اس لیے یہودی مستشرقین کے لیے یہ عقیدہ قابل قبول نہیں ہے۔لہذا اس اسلامی عقیدے کو سبوتاژ کرنے کے لیے یوری رابن نے قرآن مجید پر یہ الزام دھر دیاہے کہ اس کے مطابق انبیاء سابقہ کی طرح پیغمبر اسلام ﷺ سے بھی گناہ کا ارتکاب ممکن و ثابت ہے۔

دوسرا نکتہ یہ کہ مسلمانوں کی جانب سے یہودیوں پر تاریخی تنقید کے ضمن میں یہ الزام پیش کیا جاتاہے کہ عہد نامہ عتیق انبیاء کی توہین پر مبنی عبارات سے معمور ہے68۔اس کے جواب میں یوری رابن نے یہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ قرآن مجید بھی انبیاء کے گناہ گار ہونے کے امکانات کی نشاندہی کرتاہے۔

معجزات نبوی ﷺ

یہود نے عہد موسیٰ میں ہی اپنے پیغمبر علیہ السلام سے طرح طرح کے معجزات کا مطالبہ شروع کر دیا تھا۔ ان کے مطالبہ پر موسیٰ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کی قدرت سے ہونے والے متعدد معجزات دکھائے تھے۔ ان کی تفصیلات معروف ہیں۔ اس کے باوجود یہود نے اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے اور اس کے احکامات کی پیروی کرنے میں کج روی کا ارتکاب کیا تھا۔ یہی وجہ ہے کہ جب مشرکین مکہ اور یہود مدینہ نے نبی ﷺ سے معجزات طلب کیے ان کے مطالبہ کے جواب میں اللہ تعالیٰ نے بذریعہ وحی فرمایا کہ معجزہ اساسِ نبوت نہیں ہے بلکہ یہ الہامی مذہب کی تائید کے لیے ثانوی درجے کی چیز ہے۔ سچے دین کی اصل بنیاد عقل، پیغمبر کی سیرت و کردار اور اس کے لائے ہوئے پیغام کی افادیت ہے۔ یہی وجہ ہے کہ مخاطبین کو معجزہ دکھانے کے بجائے تلقین کی گئی کہ ان کو قرآن مجید پر تفکر و تدبر کی ترغیب دی جائے69۔ یہود مدینہ کو جواب دیا گیا کہ مجھ سے قبل انبیاء تمہارے پاس معجزات کے ساتھ تشریف لائے تھے، اس کے باوجود تم لوگ ان پر ایمان نہیں لائے تھے۔ اس سے ایک درجہ آگے بڑھ کر تم لوگوں نے ان انبیاء میں سے بعض کو شہید کر دیا تھا70۔

مشرکین مکہ کی جانب سے طرح طرح کے معجزات کا مطالبہ کیا گیا تو آپ ﷺ کو بذریعہ وحی حکم دیا گیا کہ ان کو جواب دیجیے کہ میں اللہ تعالیٰ کا بھیجا ہوا صرف ایک بشر رسول ہوں71۔ اگر آپ ﷺ ان کے پاس کوئی نشانی لے کر آ بھی جائیں تو یہ کافر اس کو بھی باطل سمجھ کر اس کو مسترد کر دیں گے72۔ بلکہ اس کا تمسخر اڑاتے ہوئے کہیں گے کہ یہ جادو ہے73۔ لہٰذا معجزات سے کسی طبقے کو ہدایت نہیں ملتی ہے بلکہ معجزات کی کثرت کے سبب مخاطبین کی روش میں باغیانہ پن آ جاتا ہے۔ جن لوگوں نے ایمان لانا ہو وہ عقل و خرد کو بروئے کار لاتے ہوئے انبیاء کے پیغام اور ان کی سیرت و کردار سے متاثر ہو کر ایمان لے آتے ہیں۔

اس فکری اور اعتقادی اساس کی بنیاد پر یوری رابن نے یہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ پیغمبر اسلام ﷺ کو اللہ تعالیٰ کی جانب سے کوئی معجزہ عطا نہیں کیا گیا تھا بلکہ قرآن مجید کی رو سے، آپ ﷺ سے جب بھی کسی معجزے کا مطالبہ کیا گیا، آپ ﷺ نے یہی کہا کہ معجزہ دکھانا میرے بس میں نہیں ہے۔ میری نبوت و رسالت کی صداقت میرے کردار کی پاکیزگی میں ہے74۔

یہاں رابن کے دعوے سے متعلق دو باتیں ذہن نشین رہنی چاہییں:

رابن نے "افتومنون ببعض الکتاب وتکفرون ببعض" کی عملی تصویر پیش کی ہے کیونکہ قرآن مجید میں ہی نبی اکرم ﷺ کے متعدد معجزات کا ذکر موجود ہے۔ ان میں آپ ﷺ پر اللہ تعالیٰ کی وحی کا نزول، آپ ﷺ

کی امیت کے باوجود دنیا کا سب سے فصیح و بلیغ کلام پیش کرنا، اسراء و معراج، شق القمر، شق صدر، غزوہ بدر میں فرشتوں کی مدد، قرآن مجید میں وارد مستقبل سے متعلق پیشین گوئیاں وغیرہ شامل ہیں۔

مسلمانوں کے ہاں دینی مصدر صرف قرآن مجید ہی نہیں بلکہ احادیث صحیحہ بھی مصدر کی قدر و منزلت رکھتی ہیں۔ احادیث میں نبی ﷺ کے سینکڑوں معجزات کا ذکر ہے۔ ان معجزات سے متعلق روایات کو جمع کر کے مسلمان علماء نے مستقل کتب بھی تالیف کی ہیں۔ ان میں سے امام احمد بن حسن قسطلانی کی "المواہب اللدنیۃ بالمنح المحمدیہ"، ڈاکٹر عبد المھدی عبد القادر کی "معجزات الرسول التی ظھرت فی زماننا"، معاذ علیان کی "معجزات سید المرسلین تتحدی المشککین"، محمد عبد الحق دہلوی کی "مدارج النبوۃ و مراتب الفتوۃ"، امام بیہقی کی "دلائل النبوۃ"، محمد یوسف بن اسماعیل نبہانی کی "حجۃ اللہ علی العالمین فی معجزات سید المرسلین"، سید سلیمان ندوی کی "سیرت النبی کی تیسری جلد"، غلام نبی شاہ نقشبندی کی "معجزات رسول اللہ ﷺ" وغیرہ لائق مطالعہ ہیں۔ ان کتب سے اعتنا نہ کرنا اور محض چند آیات کو بنیاد پر کر نبی اکرم ﷺ کے معجزات کا انکار کرنا ایک علمی خیانت ہے۔

وحی الٰہی میں شیطان کی دخل اندازی

یوری رابن نے یہ شبہ پیدا کیا ہے کہ قرآن مجید کے مطابق سابقہ انبیاء میں سے ہر ایک پیغمبر شیطان کی جانب سے فتنے میں مبتلا تھا (معاذ اللہ) کیونکہ ہر نبی کے پاس جب وحی آتی، وہ وحی کے بارے مین اپنی قوم کو آگاہ کرتے، عین اسی وقت ابلیس اپنے الفاظ اس پیغمبر کے منہ میں ڈال کر وحی اور شیطانی پیغام کی تلبیس کر دیتا تھا۔ اس کے بعد خدا اس عمل میں مداخلت کرتا اور پھر جو باتیں شیطان کی جانب سے وحی میں داخل کی جاچکی ہوتی تھیں، خدا ان باتوں کو بعد میں منسوخ کر دیتا تھا۔ (یعنی نسخ سے مراد وحی میں شیطانی مداخلت اور ملاوٹ کا خاتمہ ہے۔ العیاذ باللہ)۔ رابن کے الفاظ میں:

> A similar situation of a distorted revelation is described in 22:52 with reference to previous prophets: Each one of them was subjected to the temptation of Satan who cast words of his own into their recitation. The Qurān, however, asserts that God annuls what Satan casts and confirms his own signs75.

یہاں یوری رابن نے اسلام کے تصورِ نسخ کو سبوتاژ کرنے کی کوشش کی ہے۔ یہودی مستشرقین کا عمومی دعویٰ یہی ہوتا ہے کہ نسخ سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے پہلے ایک حکم کو مناسب سمجھا اور بعد میں اس کو احساس ہوا کہ اس سے غلطی کا ارتکاب ہو گیا ہے اس لیے اس نے دوسرا حکم نازل فرما دیا۔ اس کو نسخ کے علاوہ "بدا" بھی کہا

جاتا ہے۔ ان کے مطابق یہ عقیدہ تسلیم کر لینا اللہ تعالیٰ کی شان میں گستاخی ہے لہذا اس عقیدے سے اجتناب ضروری ہے۔ مسلمان علماء یہودی مستشرقین کے اس اعتراض کے جوابات پیش کر چکے ہیں۔ انھوں نے خود ی یہودی مصادر میں سے نسخ کو ثابت کر کے متشککین کو مبہوت کر دیا ہے۔ اس لیے یہ اعتراض اب دم توڑ چکا ہے۔

یوری رابن نے نسخ کو شیطانی دخل اندازی سے مربوط کر کے ایک نئی فکری بحث کی ابتداء کرنے کی کوشش کی ہے76۔ حالانکہ قرآن مجید کی ہی بعض آیات میں قرآنی آیات کے منسوخ ہو جانے کا ذکر موجود ہے77۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ علم النسخ علوم القرآن کا اہم پہلو ہے۔ ڈاکٹر حافظ محمود اختر لکھتے ہیں کہ:

"احکام کے بدلنے اور نئے احکام نافذ کرنے کو ایک طبیب اور مریض کی مثال سے بہتر طور پر سمجھا جا سکتا ہے۔ مریض کی بیماری کی مناسبت سے طبیب ایک دوائی تجویز کرتا ہے لیکن جب مریض بہتر ہو جاتا ہے تو اب اس کی حالت کے مناسب حال نئی دوائی تجویز کر دی جاتی ہے78"۔

یوری رابن نے نسخ کو صرف اسلام کا خاصہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے حالانکہ یہ بائبل میں مذکور فروعی اور جزوی احکامات میں بھی موجود ہے۔ چنانچہ حضرت یعقوب علیہ السلام کی متعارف شریعت کے مطابق ایک شخص بیک وقت دو بہنوں کے ساتھ نکاح کرنے کا مجاز تھا جس کو شریعت موسوی نے منسوخ کر دیا تھا79۔ نوح علیہ السلام کی شریعت میں ہر ایک جانور حلال تھا80 جب کہ موسوی شریعت میں بعض جانوروں کو حرام قرار دیا گیا تھا81۔ اسی طرح موسیٰ علیہ السلام کی شریعت کی رو سے شوہر کا اپنی بیوی کو طلاق دینا جائز تھا82۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی شریعت میں طلاق بیوی کے صرف زانیہ ہونے کے ساتھ مشروط کر دی گئی تھی83۔

اس کے مؤقف کا علمی محاکمہ کرتے ہوئے یہ معلوم کرنا ضروری ہے کہ کیا قرآن کی رو سے شیطان کے لیے یہ ممکن ہے کہ وہ ترسیل وحی کے دوران کسی دخل اندازی کا مجاز اور مختار بن جائے؟ یوری کے مطابق ایسا ممکن ہے لیکن قرآن اور اسلامی علمی تراث کی رو سے یہ اختیار ابلیس کو نہیں دیا گیا ہے۔ آپ ﷺ دین سے متعلق جو بھی فرماتے ہیں وہ اللہ تعالیٰ کی وحی ہوتی ہے۔ اس میں آپ ﷺ کے اپنے فہم، خواہش یا اختیار کا کوئی دخل نہیں ہے۔ اس پر مستزاد یہ کہ جب آپ ﷺ پر وحی نازل ہوتی ہے تب اللہ تعالیٰ کی جانب سے اس کا متن آپ ﷺ پر تلاوت کیا جاتا ہے اور ایک ہی مرتبہ سن کر وہ آپ ﷺ کو از بر ہو جاتا تھا۔ اس پورے عمل میں کہیں بھی شیطان کی دخل اندازی کا کوئی امکان نہیں ہے۔ چنانچہ:

"حقیقت یہ ہے کہ انبیاء کا وحی کو وصول کرنے اور لوگوں تک پہنچانے کے سلسلہ میں کسی قسم کی غلطیِ تعبیر یا آمیزش شیطانی سے دوچار ہونا ایک نہایت ہی مغالطہ آمیز مفروضہ ہے جسے مخالفینِ وحی کی غلط اندیشی اور

مستشرقین کی اسلام دشمنی کے سوا کچھ نہیں کہا جا سکتا۔ اس طرح کے خیالات یا تو بد نیتی و تعصب یا پھر قدرتِ خداوندی و حقیقتِ نبوت سے ناواقفیت کی دلیل ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ پیغمبر تک خدا کی وحی نہایت حفاظت و صیانت کے ساتھ پہنچائی جاتی ہے۔ پیغمبر معصوم عن الخطا ہوتے ہیں اور اس کو خدا کی طرف سے عطا ہونے والی اس عصمت کا تقاضا ہے کہ وہ وحی الٰہی کو اگر لفظی ہو تو لفظی اور اگر معنوی ہو تو معنوی، ہر اعتبار سے صحیح صحیح الفاظ و معانی کے ساتھ بغیر کسی خطا اور غلطی تعبیر کے لوگوں تک پہنچا دے۔ خدا تعالیٰ نے اس بات کا خصوصی انتظام کر رکھا ہوتا ہے کہ وہ پیغمبر خدا کی طرف سے ملنے والی وحی کو وصول کرنے کے سلسلہ میں کسی بھی طرح کے ابہام اور خلطِ معانی سے دوچار نہ ہو84"۔

نبوت کے مکی عہد کا دورانیہ

یوری رابن نے نبی اکرم ﷺ کی سیرت و سوانح کے ضمن میں تاریخ سے متعلق کم علمی کا مظاہرہ بھی کیا ہے۔ مسلمان سیرت نگاروں اور مؤرخین کا اتفاق ہے کہ آپ ﷺ نے بعثت کے بعد مکہ میں تیرہ برس زندگی گزاری تھی85۔ اس کے بعد آپ ﷺ مدینہ تشریف لے گئے جہاں دس برس کے بعد آپ ﷺ دنیا سے پردہ فرما گئے تھے۔ یوری رابن نے یہاں غلط معلومات فراہم کرتے ہوئے لکھا ہے کہ پیغمبر اسلام ﷺ پر چالیس برس کی عمر میں پہلی وحی نازل ہوئی اور اس کے دس برس بعد آپ ﷺ نے ہجرت فرمائی تھی۔ اس کے مطابق :

> His first revelation is said to have occurred when he was forty, his emigration is dated to ten years later86

یہ معلومات غیر ثابت شدہ ہیں۔ بین الاقوامی سطح پر شائع ہونے والے قرآنی موسوعہ میں اس کو بغیر کسی حوالہ کے پیش کر دینا علمی خیانت ہے۔

واقعات سیرت میں قرآنی نظم پر اعتراض

مقالہ کے آخر میں یوری رابن نے قرآن مجید کو بطور مصدرِ سیرت بحث کا حصہ بنایا ہے۔ اس کا مؤقف ہے کہ:

قرآن مجید نبی اکرم ﷺ کی زندگی کے واقعات کو انتہائی اختصار کے ساتھ بیان کرتا ہے۔ اس لیے قرآن مجید کی مدد سے آپ ﷺ کی سیرت و سوانح کو مرتب نہیں کیا جا سکتا ہے۔ اس کے لیے احادیث اور کتبِ تاریخ سے استفادہ کرنا ناگزیر ہے۔

واقعاتِ سیرت کے ذکر میں قرآن مجید سیاق و سباق اور نظم وانضباط کا لحاظ نہیں کرتا ہے۔جو واقعات آپ ﷺ کی زندگی میں پہلے رونما ہوئے وہ بعد میں آنے والی سورتوں میں اور جو بعد میں رونما ہوئے وہ پہلے آنے والی سورتوں میں مذکور ہیں87۔

یوری رابن نے کچھ مستشرقین کے حوالے سے لکھا ہے کہ ان کی تحقیق کے مطابق قرآن مجید کی آیات و سور کے مابین موضوعات اور اسلوب کے اعتبار سے نظم وترتیب نہیں ہے۔اس لیے قرآن مجید کی آیات کی رو سے پیغمبر اسلام ﷺ کو بطور ایک تاریخی شخصیت پیش کرنا ممکن نہیں ہے۔اگر ایسی کوئی کوشش کی جائے تو وہ آپ ﷺ کی شخصیت کے اہم پہلوؤں کی توضیحات پیش کرنے میں کامیاب نہیں ہو پائے گی۔اس کی وجہ یہ ہے کہ:

> The relationship between the Qurānic text and the historical Muhammad is, however, far from clear88.

آخر میں اسی بنیاد پر یوری رابن نے کہا ہے کہ واقعات سیرت اور آیات کے اسباب نزول کے واقعات، دونوں ہی احادیث میں مذکور ہیں اور تاریخی اعتبار سے ان احادیث کی استنادی حیثیت مشکوک اور مسائل کا شکار ہے۔اس لیے ضروری ہے کہ جو مواد دستیاب ہے اس کی مدد سے وحی (قرآن مجید) کو انتہائی احتیاط کے ساتھ از سرِ نو ترتیب دیا جانا چاہیے:

> Sīra and the asbāb al-nuzūl traditions are all part of hadith material, the historical authenticity of which has been shown to be very problematic. A reconstructed chronology of revelation based on this material must therefore be taken with the utmost caution89

قرآن مجید کی ترتیب اور اس کے نظم پر اعتراض کرنے میں یوری رابن تنہا نہیں ہے بلکہ جن مستشرقین نے قرآن مجید کے موضوعات اور اس کی آیات و سور سے متعلق لکھا ہے، ان سب نے نظمِ قرآنی پر اعتراضات کھڑے کیے ہیں۔اس ضمن میں مندرجہ ذیل نکات کو ذہن میں رکھا جائے تو اعتراضات ساقط ہو جاتے ہیں:

یوری رابن سمیت دیگر مستشرقین کا فہم یہ ہے کہ وہ بائبل کو الہامی کتاب سمجھتے ہیں جس میں تاریخی کتب کی طرز پر واقعات کو ترتیب سے بیان کیا گیا ہے۔جب قرآن مجید تاریخی واقعات کی کتاب نہیں ہے۔اس لیے اس میں واقعات کا تاریخی ترتیب کے مطابق پیش ہونا ضروری نہیں ہے۔شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کے مطابق قرآن مجید کا مطالعہ کرنے سے سب سے پہلے یہ بات مترشح ہوتی ہے کہ یہ اللہ تعالیٰ کی جانب سے مختلف اوقات میں حالات و واقعات کی مناسبت سے نازل ہونے والے فرامین کا مجموعہ ہے۔

قرآن مجید تاریخ کی نہیں بلکہ انسانی ہدایت اور رہنمائی کی کتاب ہے۔اس کا مطلب تاریخی داستانیں یا واقعات کو پیش کرنا نہیں بلکہ انسانی عقائد اور اعمال کی اصلاح ہے۔لہذا اس اصلاحی منہج میں جہاں کوئی تاریخی حوالہ پیش کرنا مقصود ہو، قرآن مجید اس کو پیش کرتا ہے۔وہ حوالہ سابقہ انبیاء، سابقہ اقوام یا نبی اکرم ﷺ کی حیات مبارکہ میں سے کوئی بھی ہو سکتا ہے۔چونکہ مقصد اصلاحِ انسانی ہے اس لیے انداز بھی اصلاحی ہے۔اس کو یوں بھی سمجھا جا سکتا ہے کہ اگر کوئی پروفیسر منگل کے دن لیکچر کے دوران اپنی بات کو سمجھانے کے لیے ایک واقعہ سنائے۔اس کے بعد بدھ کے روز لیکچر کے دوران دوسرا واقعہ سنائے۔پھر جمعرات کے دن لیکچر کے دوران فہمائش کے لیے تیسرا واقعہ سنائے۔اب ان واقعات میں زمانی اعتبار سے ترتیب نہ ہو بلکہ تیسرا واقعہ زمانی اعتبار سے پہلے رونما ہوا ہو، دوسرا واقعہ زمانی اعتبار سے سب سے آخر میں وقوع پذیر ہوا ہو اور پہلا واقعہ زمانی اعتبار سے دوسرے نمبر پر ہو، تو اعتراض کرنا ہی عبث ہو گا کہ پروفیسر نے واقعات کی زمانی ترتیب کا لحاظ نہیں رکھا ہے کیونکہ اس وقت موضوع کو سمجھنا اولین مقصد ہو گا، واقعات کی زمانی ترتیب کو ملحوظ رکھنا ضروری نہیں ہو گا۔

یہ اعتراض بھی سرے سے باطل ہے کہ قرآنی آیات و سور کے مابین نظم موجود نہیں ہے۔مسلمان علماء نے صراحت کے ساتھ اس نظم اور ربط کو نہ صرف ثابت کیا ہے بلکہ اس کی دلائل کے ساتھ کی وضاحت کی ہے۔البتہ یہ ایک پیچیدہ اور محنت شاقہ کا متقاضی کام ہے جس کے لیے قرآن مجید پر گہرے غور و خوض کی ضرورت ہے جو مستشرقین کے ہاں موجود ہی نہیں ہے، اس لیے ان کو بادی النظر میں قرآن مجید ایک بے ترتیب اور غیر مربوط کتاب کی مانند معلوم ہوتا ہے۔قرآن مجید کا نظم پیچیدہ کیوں ہے؟اس کا جواب دیتے ہوئے مولانا تقی عثمانی لکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اس نظم کو دقیق اس لیے رکھا ہے تاکہ ہر آیت اپنی مستقل حیثیت میں باقی رہے۔جس عہد میں قرآن مجید نازل ہوا تھا اس میں اہل عرب کے قصائد اور خطبات کا یہی اسلوب ہوتا تھا۔ان کے مضامین مرتب یا منظم نہیں بلکہ مستقل حیثیت کے مضامین پر مشتمل ہوتے تھے۔لہذا یہ اس زمانے کے ادبی اسالیب کے عین مطابق تھا۔اگر کوئی فرد قرآن مجید پر غور و فکر کرے تو اس کو ہر آیت اپنی حیثیت اور مرتبت میں مستقل نظر آئے گی90۔

نظمِ قرآن پر اعتراض کھڑا کرنے سے قبل لازم ہے کہ یہ دیکھ لیا جاتا کہ اس پہلو پر مسلمان علماء نے کیا لکھا ہے۔محض اپنی ذاتی نکتہ چینی کو ہی علمیت کا معیار قرار دینا مستشرقین کا ہی وطیرہ ہے۔یہی وجہ ہے کہ یوری رابن نے نظم کے بارے میں جن "سکالرز"(رچرڈ بیل، جوہن وینسبرگ) کو بطور حوالہ پیش کیا ہے ان میں سے کوئی بھی مسلمان نہیں ہے بلکہ وہ مستشرقین ہی ہیں۔مسلمان علماء میں سے امام برہان الدین بقاعی 91، امام خطابی 92 قاضی

عبد الجبار93 امام زرکشی94 علامہ جلال الدین سیوطی95، الشیخ مناع القطان96، مولانا حمید الدین فراہی97، علامہ محمد اشرف علی تھانوی، 98 وغیرہ نے اپنی کتب میں صراحت کی ہے۔ ان کے علاوہ بعض مسلمان علماء نے نظمِ قرآن پر مستقل تصانیف بھی پیش کی ہیں۔ 99 مقامِ تعجب ہے کہ جس موضوع پر اسلامی علمی تراث میں ایک بڑا ذخیرہ موجود ہو، یوری رابن کے ہاں اس موضوع پر اسلامی ادب سے کلی طور پر پہلو تہی برتی گئی ہے اور اس استشراقی منہج کو اپنایا گیا ہے جس کی بنیاد تعصب اور جانب داری پر مبنی ہے اور مسلمان علماء اس کا مسکت جواب پیش کر چکے ہیں۔

آخری بات یہ کہ مسلمانوں کے ہاں قرآن مجید سیرت نویسی کے مصادر میں سے ایک مصدر رہے۔ سیرت نویسی کا کلی انحصار قرآن مجید پر نہیں ہے ۔ اسی لیے مسلمان سیرت نگاروں نے قرآن مجید کو "بھی" ملحوظ رکھ کر سیرت النبی ﷺ پر کتب لکھی ہیں100۔ بعض مسلمان علماء نے قرآن مجید کی آیات کے شان نزول اور اس کی ترتیب نزولی کے آئینے میں سیرت کا مطالعہ بھی پیش کیا ہے۔ ان کتب کی فہرست بھی شائع ہو چکی ہے 101۔ ان کے مطالعہ کا نچوڑ یہی ہے کہ قرآن مجید نبی اکرم ﷺ کی مدحت و نعت کا آئینہ دار ہے102۔

نتائج بحث

گزشتہ دو صد برسوں سے موسوعاتی ادب کو دنیا بھر میں مقبولیت حاصل ہو رہی ہے۔ کسی بھی انسائیکلو پیڈیا کے مقالہ نگار کے لیے لازم ہے کہ:

1. وہ موضوع سے متعلقہ ادب کا کلی مطالعہ کر کے اپنا مقالہ تیار کرے۔
2. موضوع سے متعلق کسی معاشرتی، مذہبی یا قومی تعصب سے بالاتر ہو کر اپنی تحریر کو پیش کرے۔
3. انسائیکلوپیڈیا آف دی قرآن میں یوری رابن کے مقالہ "Muhammad" میں ان دونوں چیزوں کا فقدان پایا جاتا ہے۔ مصنف نے پہلے سے طے شدہ نظریات اور تعصبات کو ملحوظ رکھتے ہوئے اخذ و نصب(Pick and Place) کا منہج اختیار کیا ہے۔ اس ضمن میں اس کا کلی دار و مدار ان مستشرقین پر ہے جن کے اعتراضات اور شبہات کے جوابات مسلمان محققین کی جانب سے دیے جا چکے ہیں۔ رابن نے پنے مقالہ میں نا مکمل مباحث پیش کیے ہیں جن میں مطالعہ کی کمی واضح نظر آتی ہے۔ اسماء النبی ﷺ کے بارے میں مسلمانوں کے ہاں ضخیم کتب موجود ہیں جن سے کسی قسم کا اعتناء نہیں برتا گیا ہے۔ اسی طرح بعثت سے ہجرت تک کا زمانہ دس برس بتایا گیا ہے جب کہ یہ زمانہ لگ بھگ تیرہ برس کو محیط ہے۔ اس پر مستزادیہ کہ نظمِ قرآنی سے متعلق وسیع تر اسلامی تراث سے بھی اغماض کیا گیا ہے۔ مقالہ میں متعدد مقامات پر یوری رابن نے تعصب کا

مظاہرہ بھی کیا ہے جس کی مثالیں ہم نے پیش کر دی ہیں۔ مصنف نے انہی گڑھے ہوئے مردوں کو تحقیق کے نام پر اکھاڑنے کی کوشش کی ہے جو کہ علمی خیانت کے زمرے میں آتی ہے۔

سفارشات

ضروری ہے کہ یوری رابن کی سیرت نگاری کو اس کی کتابوں اور دیگر تحریروں کی روشنی میں مطالعہ کے بعد تجزیہ کے ساتھ پیش کیا جائے۔ اس کے علاوہ موسوعاتی ادب میں جہاں نبی اکرم ﷺ کی سیرت و سوانح سے متعلق مقالات پیش کیے گئے ہیں ان کا بھی ناقدانہ جائزہ لیا جائے۔

حوالہ جات/

---

[1] Encyclopedia of the Quran, Brill, 2003, Vol 1, P. 3
[2] Ibid, Vol 1, P. 290
[3] Ibid, Vol 1, P. 303
[4] Ibid, Vol 2, P. 397
[5] Ibid, Vol 2, P. 402
[6] Ibid, Vol 2, P. 498
[7] Ibid, Vol 2, P. 571
[8] Ibid, Vol 3, P. 21
[9] Ibid, Vol 3, P. 574
[10]Ibid, Vol 4, P. 289
[11] Ibid, Vol 4, P. 329
[12] Ibid, Vol 4, P. 335
[13] Ibid, Vol 4, P. 425
[14] Ibid, Vol 4, P. 513
[15] Ibid, Vol 5, P. 412
[16] Uri Robin, The Eye of the Beholder: The Life of Muhammad as Viewed by the Early Muslims (A Textual Analysis), The Darwin Press, New Jersey (1995)
[17] Uri Robin, Muhammad the Prophet and Arabia. Variorum Collected Studies Series, Ashgate, (2011)

[18] التوبۃ:128

Al-baqarah 128

[19] الانفال:64

Al-anfal64

[20] الاسرا:1

Al-asra 1

[21] البقرہ:119

Al-Baqarah 119

[22] الاحزاب:45

Al-ahjzab 45

[23] الغاشیہ:21

Al-Ghashiah 21

[24] الاحزاب:36،35

Al-ahzab 35-36

[25] المدثر:1

Al-mudasir 1

[26] المزمل:1

Al-muzamil 1

[27] Encyclopedia of the Quran,Vol 3, P. 440

[28] الاحزاب:46

Al-ahzab46

[29] الغاشیہ:21

Al-Ghashia 21

[30] الانبیاء:107

Al-anbiya 107

[31] الاحزاب:40

Al-ahzab 40

[32] الشوریٰ:52

[33] المائدہ:67

Al-Maidag 67

[34] الاعراف:158

Al-aeraf 158

[35] المائدہ:15

Al-Maida 15

[36] آل عمران:144۔ الاحزاب:40۔ محمد:4۔ الفتح:49

Al-Imran 144

[37] الصف:6

AlSaf 6

[38] Ibbbid,Vol 3, P 414

[39] اس اعتراض کا علمی و تحقیقی محاکمہ ملاحظہ فرمایئے:

Muhammad Mohar Ali, The Qur'ân and the Orientalists, Jamiyat e Ahya e Minhaj u Sunnah, UK, 2004

[40] پروفیسر ڈاکٹر حافظ محمود اختر، حفاظتِ قرآن اور مستشرقین، دار النور، لاہور، 2018ء، 153

Prof,Dr Hafiz Mehmood Akhtar,Quran aur Mushtashriqeen,dar al Noor,Lahore,2018,153

[40] ایضا، ص154

Ibid 154

[40] ایضا، ص155

Ibid 155

[40] ایضا، ص157

Ibid 157

[41] ایضا، ص154

Ibid 154

[42] ایضا، ص155

Ibid 155

[43] ایضا، ص157

Ibid 157

[44] Friffith Sidney, The Gospel in Arabic, Oriens Christianus Publications, Vol 1, P. 131 – 132

[45] ڈاکٹر اسرار احمد، عظمتِ مصطفیٰ، تحریکِ خلافتِ پاکستان، لاہور (س-ن) ص 21

Dr Israr Ahmed,Azmat Mustafa,Tehrekh Khilafat Pakistan,Lahore(safa 21)

[45] Vol 3, P. 442

[46] Vol 3, P. 442

[47] ڈاکٹر اسرار احمد، رسول انقلاب کا طریقِ انقلاب، مرکزی انجمن خدام القرآن، لاہور (س-ن) ص3، 13۔ ڈاکٹر اسرار احمد، عظمتِ مصطفیٰ، ص12۔

Dr Israr Ahmed,Rasool e Inqlab ka tarek a Inqlab,Markazi anjuman Khudam al Quran,Lahore Safa 3–13

[48]ڈاکٹر خالد علوی نے نبی ﷺ کو ایک ذی وقار شہری، صادق وامین تاجر، افصح العرب خطیب، اول العزم مبلغ وداعی، اعلیٰ ترین معلمِ انسانیت، بے مثال مربی ومزکی، سپہ سالارِ اعظم، عظیم مدبر ومنتظم، لاثانی مقنن، عدیم النظیر منصف وقاضی قابلِ تقلید سربراہ خاندان وغیرہ کے طور پر دنیا کے بے نظیر اور بے مثال انسان کے طور پر پیش کیا ہے۔ دیکھیے: ڈاکٹر خالد علوی، انسان کامل، الفیصل ناشران وتاجرانِ کتب، لاہور، 2016ء، ص88 تا 715

Dr Khalid Alwi,Insan Kamil,Alfaisal Nashiran o Tajiran Kutab,Lahore,2016 safa 88- 715

[49]سید سلیمان ندوی کا چوتھا خطبہ "سیرت محمدی کا تکمیلی پہلو" اس حوالے سے اہم ترین ہے۔ دیکھیے: سید سلیمان ندوی، خطبات مدراس، ادارہ تحقیقات اسلامی، اسلام آباد، 2018ء، ص117 تا 149

Syed sulaman Nadvi,Khutbat Madaris,Idara Tehqeqat Islami,Islamabad,2018,safa 117-149

[50]ڈاکٹر محمد سعید رمضان البوطی، دروسِ سیرت، اردو مترجم: ڈاکٹر محمد رضی الاسلام ندوی، نشریات، لاہور، 2021ء، ص54

Dr Muhammad Saeed Ramzan Al Bute,Daroos e Seerat,Urdu Mutarjam,Dr Muhammad Razi al Islam Nadvi,Nashriat,Lahore 2021Safa 54

[51] Encyclopedia of the Quran,Vol 3, P. 446

[52] Ibbbid, Vol 3, P. 443

[53] Ibbbid, Vol 3, P. 446

[54] جیمس منرو، عدمِ معصومیتِ محمد (ﷺ)، پنجاب ریلیجس بک سوسائٹی، لاہور، 1906ء

James minro,Adam Masomiat e Muhammad (Saw), Punjab rilijias book society,Lahore 1906

[55]پادری جی ایل ٹھاکر داس، سیرت مسیح والمحمد، پنجاب ریلیجس بک سوسائٹی، لاہور

Padri g aul thakar das, Seerat Maseeh o Muhammad,Punjab rilijias book society,Lahore

[56]المومن: 55۔ محمد: 19۔ الفتح: 2

Al-Mimin 55

[57]مولانا احمد دین گکھڑوی، سیرت سید العالمین، آغا شہباز خان پریس، سیالکوٹ، 1926ء، ص22

Molana Hamd Deen,Gakhroi,Seerat syed al aalmeen,Agha Shhbaz Khan Press,Sialkot.1926,saffa 22

[58]سید سلیمان ندوی، سیرت النبی ﷺ، الفیصل ناشران وتاجران کتب، لاہور، ج4، ص66، 77

Syed Suleman Nadvi,Seerat al Nabi Saw ,Al Faisal Nashran o tajran kutab,Lahore,jild4,Safa 66-77

[59] امام قرطبی، اجامع لاحکام القرآن، ج1، ص212

Iman Qartabi,Jamay alahkam alQuran.jild1,Safa 212

[60] محمد بن علی شوکانی، فتح القدیر، مؤسسۃ الریان، 2004ء، ج5، ص59

Muhammad bin Ali shokani,fath alqadeer,moasasa al riyan.2004,jild5,safa59

[61] مولانا میر ابراہیم سیالکوٹی، عصمتِ نبوت، مکتبہ ثنائیہ، سرگردھا، ص13

Molana Meer Ibrahim Ibrahim sialkoti,Asmat e Nabvi ,Maktaba sanaia,Sargodha,Safa 13

[62] مولانا رحمت اللہ کیرانوی، اظہار الحق، مترجم مولانا اکبر علی، دار العلوم، کراچی، ج3، ص582۔ فتح القدیر، ج5، ص47

Molana Rehmat Keerani,Izhar al haq, Mutarjam Molana Akbar Ali,Dar al aloom,Karachi,Jild3,Safa582,fateh alqadeer,jild5,safa 47

[63] النجم: 1 تا 4

Al-Najam 1-4

[64] الاحزاب: 21

Al-ahzab 21

[65] شہاب الدین آلوسی، روح المعانی، ج13، ص100

Sehab aldeen Aaloosi,Rooh al muani,Jild13,Safa100

[66] مثلاً لوط علیہ السلام پر عہد نامہ عتیق میں الزام لگایا گیا ہے کہ انھوں نے شراب نوشی کر کے اپنی بیٹیوں کے ساتھ بدکاری کا ارتکاب کیا تھا۔(کتاب پیدائش، باب 19، فقرہ 31 تا 36) حضرت داؤد علیہ السلام پر غصب لٹیروں کی طرح دوسری سلطنتوں کی لوٹ مار کا الزام لگایا گیا ہے (1-سیموئیل، باب 27، فقرہ 9-10) نیز ان پر یہ الزام بھی دھر دیا گیا ہے کہ وہ اپنے ایک فوجی افسر کی بیوی پر عاشق ہو گئے اور پھر اس فوجی افسر کو ایک سازش رچا کر قتل کروا دیا اور اس کی بیوی سے شادی کر لی۔(2-سیموئیل، باب 11، فقرہ 2 تا 27) حضرت سلیمان علیہ السلام پر الزام ہے کہ انھوں نے اپنی حکومت کو مضبوط کرنے کے لیے اپنے بھائیوں کو قتل کروا دیا تھا۔(1-سلاطین، باب 2 فقرہ 20 تا 46)

[67] دیکھیے: ڈاکٹر محمد عبد اللہ، محمد فاروق عبد اللہ، عصمتِ انبیاء: تالمود اور قرآن حکیم کا مطالعہ، الاضواء، جلد 33، شمارہ 49، (2018ء)، ص41 تا 70

Dr Muhammad Abdullah,Muhammad Farooque Abdullah,Asmat e Anbia Talmout aur Quran ka Mutalia,Al Azwa Jild 33,Shumara 49(2018)SaFA 41 -70

[68] یہ مباحث مسلمانوں کی بائبل فہمی سے متعلقہ کتب میں موجود ہیں۔

Ye mabahis muslimanon ki baible fihmi say mutelqah kutub me mawjood hen.

[69] النساء:82

Al-nisa 82

[70] آل عمران:183

Al-imran 183

[71] الاسراء:89 تا 93

Al-asra 89-98

[72] الروم:58

Alroom 58

[73] الصافات:15،14۔ الزخرف:30

Alsafat 14-15

[74] Encyclopedia of the Quran,Vol 3, P. 451 - 452

[75] Ibid, Vol 3, P. 454

[76] اس مقالہ کے محققین کا غالب گمان ہے کہ یوری رابن نے یہ موقف کینتھ کریگ (Kenneth Cragg) سے مستعار لیا ہے۔ کینتھ کا بھی دعویٰ ہے کہ پیغمبر اسلام ﷺ پر نازل ہونے والی وحی میں شیطان کی دخل اندازی کا کردار بھی محسوس ہوتا ہے۔

[77] البقرہ:106۔ النحل:100۔ الاعلیٰ:6

Al-Baqarah 106

[78] ڈاکٹر حافظ محمود اختر، حفاظتِ قرآن اور مستشرقین،کتاب سرائے،لاہور، 2018ء، ص 428

Dr Hafiz Mehmood Akhtar,Hifazat Quran aur Mushtashrikeen,Book Sirae,Lahore,2018,safa 428

[79] کتاب پیدائش، باب 39، فقرہ 23 تا 30۔ کتاب احبار، باب 18، فقرہ 18

Kitab Pedaish,bab 39,Fiqra 23-30,Kitab al Ahbar,bab 18,fiqra 18

[80] کتاب پیدائش، باب 9، فقرہ 3

Kitab pedaish,bab 9,fiqra3

[81] کتاب احبار، باب 11، فقرہ 7۔ کتاب استثناء، باب 14، فقرہ 7

Kitab ahbar,bab11,fiqra7,kitab istashna,bab 14, fiqra 7

[82] کتاب استثناء، باب 24، فقرہ 1 تا 2

Kitab Ishtashna,bab 24,fiqra 1-2

[83] متی کی انجیل، باب 19، فقرہ 15

Mata ki injeel,bab 19,fiqra 15

[84] ڈاکٹر محمد شہباز منج، ڈاکٹر محمد ریاض محمود، وحی اور مغربی و استشراقی فکر، ایک جائزہ، پاکستان جرنل آف اسلامک ریسرچ، جلد 10، شمارہ 10، 2012ء، ص 73

Dr Muhammad Shehbaz manj,Dr Muhammad Riaz Mehmood,Wahi aur Magrabi o ishtishraqi fiqr,aik jaiza,Pakistan journal aaf Islamic Research,Jild 10,Shumara 2012,Safa 73

[85] مولانا شبلی نعمانی، سیرت النبی، نیشنل بک فاؤنڈیشن، اسلام آباد، 2015ء، ج 1، ص 192

MoulanaShibliNoumani,SeeratNabi,NationalBook foundation,Islamabad,2015,Jild1,Safa192

[86] Encyclopedia of the Quran, Vol 3, P. 455
[87] Ibid, Vol 3, P. 355, 456
[88] Ibid, Vol 3, P. 457
[89] Ibid

[90] مفتی محمد تقی عثمانی، علوم القرآن، مکتبۃ دار العلوم، کراچی، 1412ھ، ص 266

MuftiMuhammadTaqiUsmani,UloomalQuran,MaktabaDaral uloom,Karachi,1412h,Safa266

[91] برہان الدین ابراہیم بن عمر بقاعی، نظم الدرر فی تناسب الآیات والسور، دار الکتب العلمیۃ، بیروت، 1415ھ، ص 5

Burhan ud deen Ibrahim bin Umer Buqai,NAzar al durar fe tnasib alaayat o soar,dar al Kutab al Ilmia,Bairut,1415h,safa 5

[92] محمد بن محمد خطابی، البیان فی اعجاز القرآن، ادارۃ الشرقیۃ، قاہرۃ، س۔ن، ص 25

Muhammad bin Muhammad Khitabi,albayan fi ahjaz alQuran,idaraalsharqia,qaira,safa 25

[93] قاضی عبد الجبار، المغنی فی ابواب التوحید والعدل، ادارۃ العلمیۃ، قاہرہ، س۔ن، ص 13

Qazi Abdul Jabbar,alMugni fi abwab altawheed o adal,idara al ilmia,Cairo,Safa13

[94] محمد بن عبد اللہ الزرکشی،، البرہان فی علوم القرآن، دار الاحیاء الکتب العربیۃ، بیروت، 1386ھ، ج 1، ص 35

Muhammad bin Abdullah al Zarkashi,al burhan fi ulomm al Quran,dar al ahya al kutab al arbia ,Beirut ,1386h,jild1,safa35

[95] جلال الدین سیوطی، الاتقان فی علوم القرآن، ج2، ص 138

Jalal al deen Sayuti,al itqan fi uloo alQuran,jild2,safa138

[96] خلیل مناع القطان، مباحث فی علوم القرآن، ادارۃ مؤسسۃ الرسالۃ، 1983ء، ص9

Khalil mina al Qatan,mbahis fi uloom alQuranidara moasasa al risala,1983,safa 9

[97] مولانا حمید الدین فراہی، دلائل النظام، ص75

Moulana Hamed aldeen farahi,dalail al Nizam, safa 75

[98] محمد اشرف علی تھانوی، کشاف اصطلاحات الفنون، مکتبۃ لبنان ناشران، بیروت، 1996ء، ج2، ص1710

Muhammad Ashraf Ali Thanvi,Kashaf Istalahat al fanon,Maktaba Lebanon nashiran,Beirut 1996,safa 9

[99] ان کتب کی تفصیل کے لیے دیکھیے: فدا حسین، اصول تفسیر میں نظم قرآن کی روایت کا تاریخی و تحلیلی جائزہ، تحقیقی مقالہ: ایم فل علوم اسلامیہ، علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی، اسلام آباد، 2002، ص185

Fida Husain,Asol Tafseer main Quran ki Riwayat ka tarikhi o Tehleli jaiza,tehqiqi mqala,Mphill Uloom Islamia,Allama Iqbal open University Islamabad,2002 safa185

[100] مصادر سیرت کے لیے دیکھیے: ڈاکٹر صلاح الدین ثانی، اصولِ سیرت نگاری، مکتبۃ یادگار شیخ الاسلام علامہ شبیر احمد عثمانی، کراچی، 2003ء ص85 تا408

Dr,Salauddin Sani,Asol e Seerat Nighari,Maktaba Yadghar Shaikh al Islam Allama Shabeer Ahmed Usmani,Karachi,2003 safa 85-408

101 دیکھیے: محمد عارف گھانچی، فہرست کتب سیرتِ قرآنی، السیرۃ عالمی، جلد26، شمارہ26، 2011ء، ص379 تا384

Muhammad Arif Ghanchi,Fehrist Kutab e Seerat e Qurani,Al Seerah aalmi,jild 26,2011,safa 379-384

[102] دیکھیے: مولانا عبد الماجد دریا آبادی، سیرت نبوی قرآنی، ادارۃ القرآن، کراچی۔ مولانا عبد الشکور لکھنوی، سیرت الحبیب، مکتبہ اہل سنت، لکھنؤ۔ مولانا اسجد قاسمی ندوی، سیرت نبویہ: قرآن مجید کے آئینہ میں، ادارۃ الانوار، کراچی۔ محمد نصیب، سیرت النبی ﷺ قرآن حکیم کے آئینہ میں، مکتبۃ اشاعت علوم اسلامیہ، لاہور

Maulana Abdul Darya Abadi,Seerat Nabvi Qurani,Idara alQuran,Karachi,Maulana Abdul Shakoor Lakhnavi,Seerat al Habeeb,Maktaaba Ah Sunnat, Luchnow,Maulana Asjad Qasmi Nadvi,Seerat Nabvi,Quran kay Aaena ma,Idara al anwar,Karachi,Muhammad Naseeb, Seerat Un Navi Saw Quran hakeem k aaena ma,Maktaba Ishahat Uloom Islam,Lahore.